قریشی فارم

ڈیرہ غازی خان

ڈرپ آبپاشی

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

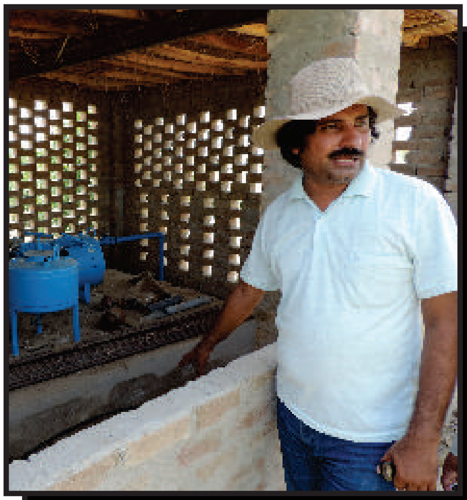

اچھی فصل، پودوں کی بہترین نشوونما اور بہتر پیداوار کیلئے بروقت اور مناسب مقدار میں آبپاشی بے حد ضروری ہے۔ اچھا بیج، متناسب کھاد، اور دیگر زرعی مداخل کی درست فراہمی کے باوجود اگر بروقت پانی نہ لگایا جائے تو اچھی پیداوار حاصل نہیں کی جاسکتی۔ روایتی طریقہء آبپاشی میں پانی ضائع ہونے کے ساتھ ساتھ مناسب وقت پر بھی فصل کو دستیاب نہیں ہوتا۔ جس سے فصل کی پیداوار اور اسکے معیار پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ ان تمام مسائل کا بہترین حل ڈرپ اریگیشن یعنی قطرہ قطرہ آبپاشی ہے۔ حکومت پنجاب کا محکمہ اصلاح آبپاشی اس ضمن میں کسانوں کو بھرپور مالی اور تکنیکی مدد فراہم کررہا ہے۔ ڈیرہ غازی خان کے رہائشی عامر قریشی نے محکمہ اصلاح آبپاشی کی اس اسکیم سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور چک سالاری میں موجود اپنی بنجر زمین کو آباد کردیا۔

"ڈرپ آبپاشی انتہائی حیران کن اور بہترین طریقہ آبپاشی ہے 1968ء سے یہ صحراء ہماری ملکیت ہے اور پہلی مرتبہ یہاں کچھ کاشت کرنا شروع کیا ہے۔ ہمیں کچھ یقین تو نہیں تھا البتہ امید تھی کہ شاید مستقبل میں کوئی نہر یہاں نکالی جائے یا شاید کوئی اور طریقہ آبپاشی ایجاد ہوجائے تو شاید کاشتکاری ممکن ہو۔ ہماری اس امید کو ڈرپ آبپاشی نے یقین میں بدل دیا"

ڈیرہ غازی خان ایئر پورٹ کے آس پاس کا علاقہ صحراء پر مشتمل ہے جہاں کاشتکاری کرنے کے لئے پہلا قدم دو سال قبل قاسم قریشی نے اٹھایا اور ساٹھ ایکڑ زمین ڈرپ آبپاشی کی مدد سے زیر کاشت لے آئے اس مشکل تجربے کو عامر قریشی کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"ڈرپ کے ذریعے کاشتکاری کرنا ایک مشکل فیصلہ تھا مگر اور کوئی حل بھی تو نہیں تھا۔ شروع میں ہم نے 16 ایکڑ آباد کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ دیکھ سکیں نتائج کیا نکلتے ہیں جب 16 ایکڑ پر پودے ٹھیک اگنے لگے تو میرے بھائیوں نے بھی اس سے مستفید ہونے کا فیصلہ کیا اب ہمارے ایک گھرانے کے چار افراد اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور 160 ایکڑ پر ڈرپ سے کاشتکاری کر رہے ہیں"

ڈرپ آبپاشی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پانی کا کم اور سو فیصد صحیح استعمال کیا جا سکے اور ایسی زمینیں جو پانی کم ہونے کی وجہ سے قابل کاشت نہیں انہیں بھی کاشتکاری کے قابل بنایا جا سکے۔ ایسی جگہیں جہاں فلڈ آبپاشی، لفٹ آبپاشی یا آبپاشی کے دوسرے روایتی طریقے ناکام ہو جاتے ہیں یا بہتر نتائج نہیں دیتے وہاں ڈرپ آبپاشی کے نتائج حیران کن اور شاندار ہیں۔

"ہم نے پہلے 15 ایکڑ زمین کو روایتی طریقہ آبپاشی سے پانی دیا تھا آپ کو شاید یقین نہ آئے مگر یہ حقیقت ہے کہ ہمیں پانچ دن لگ گئے تھے پھر بھی ساری زمین سیراب نہیں ہوئی تھی۔ ہم بہت مایوس ہوئے اور یہی سوچا کہ اس زمین کو اگر خون بھی پلا دیں تو بھی آباد نہیں ہو گی۔ ہماری اس سوچ کو ڈرپ نے بدل کر رکھ دیا اور مایوسی کو غلط ثابت کیا۔ اب ڈرپ پر 14 گھنٹے لگتے ہیں اور ساری زمین سیراب ہو جاتی ہے۔

ڈرپ آبپاشی کے ابتدائی اخراجات تھوڑے سے زیادہ ضرور ہیں لیکن اس کے نتائج بہت اچھے ہیں۔ اس سے کھاد، پانی، مزدوری اور دیگر مداخلات کی مد میں اس قدر بچت ہوتی ہے کہ ابتدائی چند فصلوں سے ہی اس کے سارے اخراجات پورے ہو جاتے ہیں۔

"ڈرپ میں پانی کی کم از کم 50 فیصد بچت ضرور ہوتی ہے اس کے ساتھ کھاد، وقت اور مزدوری کی بھی بہت بچت ہے۔ سردی ہو یا گرمی کسان کو پانی کی دیکھ بھال کے لئے گھومنا پھرنا نہیں پڑتا۔ روایتی طریقہ آبپاشی میں پہلے پودے کو پانی ملنے کے ساتھ ہی انتظار شروع ہو جاتا ہے کہ آخری پودے کو کب پانی ملے گا اور اگر زمین ایسی صحرائی ہو جیسی یہ ہے تو جب آخری پودے کو پانی ملتا ہے تو پہلے والے پودوں کی زمین بالکل خشک ہو چکی ہوتی ہے۔ ڈرپ میں پانی کا بہترین نظام ہے ایک ہی وقت میں تمام پودوں کو پانی اور کھاد مل جاتے ہیں اور وقت بھی ضائع نہیں ہوتا۔ اس وقت ان 160 ایکڑوں میں کل 14 گھنٹے میں تمام پودوں کو پانی مل جاتا ہے "

عامر قریشی نے بتایا کہ وہ صحرائی علاقے میں گھوم چکے ہیں اور یہاں صرف وہ جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں جو کم پانی پر گزارہ کرتی ہیں کیونکہ یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اس پورے صحراء میں واحد ان کی زمین ہے جہاں جڑی بوٹیوں کے علاوہ بھی کچھ دوسرے پودے پرورش پا رہے ہیں۔

> "ہم نے پہلے 15 ایکڑ زمین کو روایتی طریقہ آبپاشی سے پانی دیا تھا آپ کو شاید یقین نہ آئے مگر یہ حقیقت ہے کہ ہمیں پانچ دن لگ گئے تھے پھر بھی ساری زمین سیراب نہیں ہوئی تھی۔ اب ڈرپ پر 14 گھنٹے لگتے ہیں اور ساری زمین سیراب ہو جاتی ہے۔"

"ہم نے یہاں مالٹے، آم، کھجور اور بیری کے پودے اگائے ہیں۔ آم کی نشوونما قدرے آہستہ ہے تاہم مالٹے اور کھجور بہت اچھے بڑھ رہے ہیں۔ تجرباتی بنیادوں پر کچھ بیری کے پودے لگائے تھے جن کی نشوونما حیران کن طور پر بہت تیز تھی اب مزید بیری کے 6000 پودے لگا رہے ہیں۔ ایک ایکڑ پر تربوز بھی اگایا تھا جس کی فصل بہت اچھی ہوئی اب اگلے سال مزید خربوزے بھی اگائیں گے تا کہ تھوڑی بہت آمدن بھی شروع ہو جائے۔"

پاکستان میں ایسے بے شمار علاقے ہیں جہاں زمین کی ناہمواری اور پانی کی قلت کے باعث کاشتکاری نہیں ہو رہی تاہم اگر ان علاقوں کے کاشتکار ڈرپ آبپاشی کی طرف توجہ دیں تو ایسی تمام زمینیں قابل کاشت بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے آمدن کے ذرائع بھی بڑھا سکتے ہیں۔